REGD No. L. 5254

229

ـ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ـ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ

عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم شنبہ

۶ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۶/۱۱ | ۹ امان ۱۳۳۶ ہش ۹ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۵۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

ـ کی صحت کے متعلق اطلاع ـ

ربوہ ۸ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے ۔ الحمد للہ"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ـ ربوہ ۸ مارچ ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو رات بے خوابی اور بے چینی کی تکلیف رہی ۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ×

ملک میں عام انتخابات مارچ ۱۹۵۸ء میں کرائے جائیں گے

کراچی بار ایسوسی ایشن کی سالانہ دعوت میں جناب حسین شہید سہروردی کا اعلان

کراچی ۸ مارچ ۔ وزیر اعظم جناب حسین شہید سہروردی نے اعلان کیا ہے کہ مارچ ۱۹۵۸ء تک ملک میں عام انتخابات ضرور ہو جائیں گے ۔ وہ کل رات کراچی بار ایسوسی ایشن کی سالانہ دعوت کے موقعہ پر تقریر کر رہے تھے ۔ دوران تقریر میں انھوں نے کہا ۔ میں انتہائی کوشش کر رہا ہوں کہ ملک میں آئندہ مارچ تک ضرور انتخابات ہو جائیں اسی مقصد کے پیش نظر انتخابی تیاریوں کا پروگرام مختصر کر دیا گیا ہے ۔ انہوں نے کہا میں جلد از جلد عام انتخابات کرانے کا بہت خواہشمند ہوں ۔ کیونکہ اس طرح ملک میں کسی ایک پارٹی کی مستحکم حکومت قائم ہو سکتی ہے ۔ دوران تقریر میں جناب سہروردی نے مسئلہ کشمیر کا بھی ذکر کیا انہوں نے کہا پاکستان کشمیر کے لوگوں کو کبھی تنہا نہیں چھوڑے گا ۔ اور وہ اپنی جدوجہد اس وقت تک جاری رکھے گا جب تک انہیں حق خود اختیاری نہ مل جائے ۔ انہوں نے امید ظاہر کی ۔ کہ ہندوستان کے حکمران آخر کار سوجھ بوجھ سے کام لیں گے ۔ اور وہاں کے عوام پر بھی یہ حقیقت آشکار ہو جائیگی کہ پاکستان کے ساتھ مخاصمت رکھنے کی بجائے دوستانہ تعلقات کو بڑھانا زیادہ مفید ہے ۔ نیز ایک دن وہ یہ بھی محسوس کر لیں گے کہ ساری دنیا کے سامنے مجرم کے طور پر کھڑا ہونا ٹھیک نہیں ہے ۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے جناب سہروردی نے یہ امید بھی ظاہر کی ۔ کہ اگر مسئلہ کشمیر اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں پیش ہوا ۔ تو اسمبلی کی دو تہائی اکثریت ہی نہیں بلکہ تمام اسمبلی متفقہ طور پر پاکستان کے موقف کی حمایت کرے گی ۔ انہوں نے کہا ، سلامتی کونسل اور ... م جنرل اسمبلی دونوں کے لئے مسئلہ کشمیر ایک بہت بڑے امتحان کی حیثیت رکھتا ہے ان کے رویہ سے دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ دونوں عالمی ادارے امن عالم کو تقویت پہنچانے کے لئے تیار ہیں ۔ یا ان کے نزدیک سیاسی جوڑ توڑ سے کام لیکر معاملات کو کھٹائی میں ڈالنا زیادہ اہم ہے ۔ سلامتی کونسل کی تازہ بحث کا ذکر کرتے ہوئے جناب سہروردی نے کہا ۔ مسٹر مینن انتہائی کوشش کے باوجود کسی ملک کو بھی پاکستانی موقف کی مخالفت پر آمادہ نہیں کر سکے ۔ کونسل نے جو فیصلے کئے ہیں ۔ ان سے تصفیہ کے بنیادی امور میں کسی قسم کی کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے ۔ اسی طرح اقوام متحدہ کی فوج بھیجنے کی تجویز بھی یارنگ مشن کے دائرہ اختیار سے خارج نہیں کی گئی ۔ بالخصوص ۲۴ جنوری کی قرارداد نے پنڈت نہرو کے اس دعوے کو کہ کشمیر کا الحاق عمل میں آ چکا ہے ۔ پوری طرح مسترد کر دیا ہے ۔

امریکی کانگرس نے آئزن ہاور منصوبے کی منظوری دیدی

واشنگٹن ۸ مارچ ۔ کل امریکی کانگریس (ایوان نمائندگان) نے بھی مشرق وسطیٰ کے لئے صدر آئزن ہاور کے منصوبے کی منظوری دے دی ۔ سینیٹ اس منصوبے کو پہلے ہی منظور کر چکی ہے ۔ اس منصوبے کے تحت مشرق وسطیٰ کے ملکوں کو اقتصادی اور فوجی امداد دی جائے گی ۔

نیز صدر آئزن ہاور کو یہ اختیار بھی دیدیا گیا ہے ۔ کہ وہ کمیونسٹ ممالک کی جارحانہ کارروائیوں کو روکنے کے لئے امریکہ کی مسلح افواج کو بروئے کار لا سکتے ہیں ۔

غانا کو اقوام متحدہ کا رکن بنانے کی سفارش

نیویارک ۸ مارچ ۔ سلامتی کونسل نے متفقہ طور پر سفارش کی ہے ۔ کہ غانا کی نئی مملکت کو اقوام متحدہ کا رکن بنا لیا جائے ۔ اگر جنرل اسمبلی نے اس کی منظوری دے دی تو غانا اقوام متحدہ کا ۸۱ واں ممبر ہوگا ۔ یہ قرارداد ...

... ۴۴ اس کی رکنیت کے لئے کل رات سلامتی کونسل میں برطانیہ اور آسٹریلیا نے قرارداد پیش کی تھی ۔ جو متفقہ طور پر منظور کر لی گئی ×

مبلغ سنگاپور مکرم مولوی محمد صادق صاحب

ـ ربوہ تشریف لے آئے ـ

اہل ربوہ کی طرف سے پرجوش خیر مقدم

ربوہ ۸ مارچ ۔ سنگاپور مشن کے مبلغ انچارج مکرم مولوی محمد صادق صاحب سنگاپور میں سات سال تک فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد کل شام جناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے ۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں اسٹیشن پر پہنچکر پرجوش اسلامی نعروں کے درمیان آپ کا خیر مقدم کیا ۔ اور بکثرت پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کی کامیاب مراجعت پر آپ کو مبارکباد پیش کی ×

مکرم مولوی صاحب موصوف اس سے قبل تیرہ سال تک انڈونیشیا میں بھی فریضہ تبلیغ ادا کر چکے ہیں ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں واپس آنا مبارک کرے ۔ اور آپ کو خدمت دین کی بیش از بیش خدمات سے نوازے ۔ آمین

غانا کے یوم آزادی پر ربوہ میں ایک خصوصی تقریب

طلباء گولڈ کوسٹ کی طرف سے وسیع پیمانے پر عصرانہ کا اہتمام

۶ مارچ ۱۹۵۷ء کو ربوہ میں تعلیم حاصل کرنے والے طلباء گولڈ کوسٹ (جناب عبدالوہاب بن آدم اور جناب بشیر بن صالح) نے اپنے وطن مالوف کے آزاد ہونے کی خوشی میں وسیع پیمانے پر ایک عصرانہ کا اہتمام کیا جس میں بعض دیگر احباب کے علاوہ جامعۃ المبشرین اور جامعہ احمدیہ کے پرنسپل صاحبان ، ربوہ میں مقیم مشرقی اور مغربی افریقہ کے مبلغین کرام ، قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ لاہور اور ربوہ کے تمام غیر ملکی طلباء نے شرکت کی ۔

دعوت چائے کے بعد اس تقریب کا آغاز مکرم قاضی محمد نذیر صاحب

(باقی دیکھیں صفحہ ۴)

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۹ مارچ ۱۹۵۷ء

تعمیری کام

الفضل کی ایک قریب کی گذشتہ اشاعت میں احمدیہ مشن نائیجیریا (مغربی افریقہ) کی رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ جو قارئین نے ملاحظہ فرمائی ہوگی۔ اس میں ایک خط کا ذکر ہے۔ جو ہم یہاں دوبارہ نقل کر دیتے ہیں۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب اپنی رپورٹ میں لکھتے ہیں:

"ایک خط ہندوستان سے (مقام "گیا" بہار) ایک شخص عبد الصمد نامی کا موصول ہوا۔ اس میں سب سے پہلے یہ لکھا تھا۔ کہ آپ کے نائیجیریا مشن سے تعارف مجھے الیاس برنی کی کتاب اور [illegible] Publication سے ہوا ہے۔ بعد ازاں انہوں نے لکھا ہے۔ کہ جس رنگ میں ان لوگوں نے احمدیت کا ذکر کیا ہے۔ اس سے عیاں ہوتا ہے۔ کہ یہ لوگ کوئی تعمیری کام نہیں کر رہے۔ بلکہ ان کی کارروائیاں تمام تر تخریبی ہیں۔ کیونکہ دراصل اسلام کی خدمت احمدیہ جماعت ہی کر رہی ہے۔ جس کے ذریعہ سے تمام دنیا میں تبلیغی مشن قائم ہیں"۔

اس خط سے جو ایک غیر احمدی ہندوستانی مسلمان کی طرف سے ہے۔ واضح ہوتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کے خلاف لکھنے والے کس طرح جماعت کو نقصان پہنچانے کی بجائے اُسے اس کو مدد دے جاتے ہیں۔

اس خط میں جو نہایت معقول بات کہی گئی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ مخالفین احمدیت بجائے کوئی تعمیری کام کرنے کے جس سے اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو مدد ملے۔ جماعت احمدیہ اور اس کے بانی علیہ السلام اور موجودہ امام ایدہ اللہ تعالے کے خلاف لکھنے سے نہ صرف تضیع اوقات کرتے ہیں۔ بلکہ اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ محض دوسروں پر نکتہ چینی کرتے رہنے سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اور ایسی جدوجہد جس کی بنیاد مخالفت پر رکھی گئی ہو۔ کوئی بہتر نتائج برآمد نہیں کر سکتی۔

افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے لوگ اسی تخریبی کام میں مصروف ہیں۔ اور انہوں نے جماعت احمدیہ کی مخالفت کو محض ایک پیشہ سمجھ کر اختیار کر رکھا ہے۔ جب انسان مخالفت ہی مخالفت شروع کر دیتا ہے۔ اور اس میں غرق ہو جاتا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ وہ اکثر انہونی باتیں کرنے لگتا ہے۔ اور صداقت کو بھی توڑ مروڑ کر پیش کرتا ہے۔ چنانچہ مشہور ہے کہ شہزادی زیب النساء کو ناصر علی شاعر سے کد تھی۔ وہ جو کچھ لکھتا۔ زیب النساء اس پر جارحانہ تنقید کر ڈالتی۔ آخر اس نے ایک شعر کہا۔ جس پر اس کو خیال تھا۔ کہ وہ کوئی جرح نہ کر سکے گی۔ شعر کا مطلب تھا۔ کہ "میں پانی ہو گیا ہوں۔ معلوم نہیں پھر زمانے نے مجھے کس طرح توڑ ڈالا ہے"۔ جب شعر زیب النساء کے پاس پہنچا۔ تو اس نے جھٹ کہا۔ کہ "یخ بست و شکست" یعنی برف بنائی اور توڑ دیا۔ تو بات یہ ہے۔ کہ مخالفت میں اچھی سے اچھی بات کو بھی غلط معنی پہنائے جا سکتے ہیں۔ اکثر دشمنی اور عداوت میں اچھے اچھے شعروں کی مٹی پلید کر کے رکھ دی جاتی ہے۔ اس کی مزید مثالیں دینے کی ضرورت نہیں۔

الغرض عداوت اور مخالفت کو جب پیشہ بنا لیا جاتا ہے۔ تو اس میں ان لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ جو دوسروں کی برائیاں ہی تلاش کرتے رہتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ وہ اکثر نقصان پہنچانے کی بجائے اپنے مخالف کو فائدہ پہنچا دیتے ہیں۔ برنی صاحب کو ہی لے لیجئے۔ انہوں نے بڑی محنت کر کے ایک ضخیم کتاب لکھی ہے۔ جس میں کتر بیونت کر کے احمدیہ لٹریچر سے حوالے نقل کئے ہیں۔ اور اوپر مخالفانہ سرخیاں جماتے چلے جاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ بعض لوگوں کے دلوں میں وہ پہلے احمدیت کے خلاف نفرت کا جذبہ ابھار دیتے ہیں۔ لیکن ایسے لوگوں میں کچھ سعید روحیں بھی ہوتی ہیں۔ جو تحقیقات کرنے پر برنی صاحب کی فنکاری کو پہچان جاتی ہیں۔ اور بجائے گمراہ ہونے کے صراط مستقیم پا لیتی ہیں۔ جیسا کہ محولہ بالا خط سے واضح ہے۔ اس طرح احمدیت کی مخالفت کرنے والے دراصل احمدیت کو نقصان پہنچانے کی بجائے فائدہ پہنچاتے ہیں۔ اور اپنا ہی نقصان کرتے ہیں۔ لیکن ہمارے پیش نظر صرف اشاعت اسلام ہے۔ ہمیں ان کی باتیں سنکر دلی رنج ہوتا ہے۔ اور ہم سوچتے ہیں۔ کہ اگر یہ وقت جو یہ لوگ ہماری مخالفت میں ضائع کر رہے ہیں۔ وہ کسی تعمیری کام میں صرف کریں۔ تو اسلام کو کتنا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔

عیسائیوں کے فرقوں کو دیکھئے۔ کہ انہوں نے مدت سے باہمی مخالفانہ جدوجہد کو ترک کر دیا ہوا ہے۔ اور ہر فرقہ تعمیری کام میں مصروف ہے۔ اس کا نتیجہ ہے۔ کہ آج دنیا کے چپہ چپہ پر انہوں نے اپنے مشن قائم کر رکھے ہیں۔ اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے عقیدہ کے مطابق تبلیغی کام کئے چلے جاتے ہیں۔ ہزاروں نہیں لاکھوں پادری ہیں۔ جو ملک ملک میں پھیلے ہوئے ہیں۔ خود ہمارے پاکستان ہی کو دیکھئے۔ عیسائیوں کے کتنے مشن کام کر رہے ہیں۔ ہر فرقہ نے اپنا اپنا گرجا الگ بنایا ہوا ہے۔ اور تعمیری کام کرتا چلا جاتا ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں ہمارے مسلمانوں کی یہ حالت ہے۔ کہ شیعہ سنی۔ دیوبندی بریلوی۔ احمدی غیر احمدی کے تنازعات ہیں کہ ختم نہیں ہوتے۔ عوام و خواص کی دینی حالت جیسی ہے ظاہر ہے۔ کبھی جھگڑوں سے فرصت ملتی ہے۔ تو اس حالت زار پر آنسو بہا لئے جاتے ہیں۔ اور حکام کو کوس لیا جاتا ہے۔ حکومت پر الزام تراشی کر لی جاتی ہے۔

حکومت پر الزام لگایا جاتا ہے۔ کہ وہ ملک میں اسلامی اصولوں کے نفاذ کے لئے کچھ نہیں کر رہی۔ ملک سے فحاشی کا خاتمہ کیوں نہیں کرتی۔ یہ کیوں نہیں کرتی اور وہ کیوں کرتی ہے۔ لیکن کوئی یہ نہیں سوچتا کہ

ہم کیا کر رہے ہیں

عیسائی ملکوں کو دیکھئے۔ ان کی حکومتیں اپنی اپنی سیاسی پالیسیوں کے مطابق کام کرتی چلی جاتی ہیں۔ مذہبی رہنما شاذ و نادر ہی اس میں دخل دیتے ہیں۔ اس کی بجائے وہ اپنا مذہبی فرض ادا کئے چلے جاتے ہیں۔ ہم صرف یہ کہہ کر خوش ہو لیتے ہیں۔ کہ مغربی ممالک میں الحاد زوروں پر ہے۔ لیکن جن لوگوں نے ان ممالک میں جا کر دیکھا ہے۔ وہ جانتے ہیں کہ عیسائی پادری کتنا کام کر رہے ہیں۔ اور کس طرح مغربی اقوام از سر نو مذہب کی پناہ لینے کی خواہشمند ہیں۔

یہ درست ہے۔ کہ موجودہ عیسائیت مغربی دانشمندوں کی پیاس نہیں بجھا سکتی اور اکثر اس سے مایوس ہیں۔ اور وہ کسی ایسے مذہب کی تلاش میں ہیں۔ جو ان کی موجودہ ذہنیت کی تسکین کر سکے۔ ایسا مذہب صرف اسلام ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن ان تک اسلام کا پیغام کون پہنچائے؟ اسلام کی حقانیت کو ان کے سامنے کون پیش کرے؟

بے شک جماعت احمدیہ نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ مگر اس کی مثال فی الحال آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں ہے۔ اور اگرچہ وہ اپنی بساط سے بہت بڑھ کر کام کر رہی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر تمام مسلمان دینی رہنما بھی سب دھندے چھوڑ کر اس کام میں لگ جائیں۔ تو پھر بھی یہ اتنا بڑا کام ہے۔ کہ اس کی سرانجام دہی میں پچاسوں سال لگ جائیں گے۔ مگر یہاں تو اس کی بھی توقع نہیں۔ ہمارے اندرونی معاملات کچھ ایسا جھاڑ بن کر لپٹے ہوئے ہیں۔ کہ کسی کو اس کا ہوش ہی نہیں۔ کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔ ہمیں تو اندرونی فتنوں کا غم ہی کھائے مارتا ہے۔ اور لطف یہ ہے۔ کہ جوں جوں فتنوں کے استیصال میں ہمارے اہل علم حضرات زیادہ سے زیادہ مصروف ہوتے ہیں۔ توں توں یہ فتنے بڑھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اس کا ایک نہایت رنج دہ نتیجہ یہ ہو رہا ہے۔ کہ ہمارا تعلیم یافتہ طبقہ اسلام سے مایوس ہو کر سیدھا اسی الحاد کی گود میں جا رہا ہے۔ جس کا الزام ہم مغربی تہذیب پر دھرتے ہیں۔ اسلام کو وہ نعوذ باللہ باہمی جھگڑے کے ساہنوں کی پٹاری سمجھنے لگے ہیں۔ الغرض ہم نہ صرف اپنی حکومت کے لئے سوہان روح بنے ہوئے ہیں۔ بلکہ معاشرہ کو بھی تباہی کے گڑھے پر کھڑا کر رہے ہیں۔ ہم جو دنیا میں تقوی کی فضا قائم کرنے کے لئے اٹھے تھے۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے دینی ذوق و شوق سے بھی تقوی رخصت ہو چکا ہے۔ اور مذہب کے لئے ناحق اور جھوٹی باتیں تصنیف کرنا اور نعرہ بازی کو ہی تبلیغ و اشاعت اسلام سمجھے لگے ہیں۔

جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء کے مقدس اجتماع میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا احباب جماعت سے روح پرور خطاب

بیرونی ممالک میں کام کرنے والے احمدی مبلغین اور ان کی شبانہ روز مساعی کے ایمان افروز ثمرات

مختلف ممالک میں مساجد کی تعمیر اور نئے مشنوں کا قیام

فلپائن سے تلوار کے زور سے محمد رسول اللہ اور قرآن کو نکالا گیا تھا۔ ہم اس ملک کو دلائل کے ذریعہ سے پھر محمد رسول اللہ اور قرآن کی گود میں لا کر دم لیں گے۔ (المصلح الموعود)

فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء بمقام ربوہ

— (قسط ۱) —

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو "نظام آسمانی کی مخالفت اور اس کا پس منظر" پر تقریر کرنے کے علاوہ بعض متفرق امور کی طرف بھی احباب جماعت کو توجہ دلائی تھی۔ جو خلاصۃً "الفضل" میں شائع ہو چکے ہیں۔ مگر اب تفصیلاً صیغہ زود نویسی کی طرف سے احباب جماعت کی خدمت میں پیش کئے جا رہے ہیں۔ یہ تقریر صیغہ زود نویس اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

خاکسار:۔ محمد یعقوب مولوی فاضل انچارج شعبۂ زود نویسی

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا۔

تقریر سے پہلے چند باتیں

تمہیدی طور پر سلسلہ کے کام کے متعلق بیان کرنا چاہتا ہوں۔ ایک بات تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ کل میں نے کہا تھا کہ تقریر کا امتحان لیا جائے گا۔ میرے پاس بعض لڑکیوں کی طرف سے یہ شکایت پہونچی ہے کہ سننے والے مردوں میں تو علماء بھی ہوں گے۔ ہمارا ان کے ساتھ کیا مقابلہ ہے۔ اس لئے آپ مختلف گروپ مقرر کریں۔ چنانچہ ان کی یہ بات مجھے ٹھیک معلوم ہوئی۔ اس لئے اب میں نئے گروپ یہ مقرر کرتا ہوں کہ چار امتحان ہوں گے۔ ایک ۲۵ سال سے نیچے کی عمر والے مردوں کا اور ایک ۲۵ سال سے اوپر والے مردوں کا۔ اسی طرح ایک پچیس سال سے نیچے عمر والی لڑکیوں کا اور ایک ۲۵ سال سے اوپر عمر والی عورتوں کا۔ اس طرح کوئی شکایت نہیں رہے گی۔ اور

ہر عمر اور طبقہ کے آدمی

اپنے اپنے میدان میں آسکیں گے۔ اور ہر ایک کو اس میں تین انعام ملیں گے۔ گویا اس طرح ۱۲ انعام ہو جائیں گے۔ چھ عورتوں کے ہو جائیں گے اور چھ مردوں کے ہو جائیں گے۔

دوسری بات

میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ عام طور پر ہمارے لوگ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ تحریک جدید میں صرف پانچ سات مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اس لئے جماعت والے سمجھتے نہیں کہ یہ لاکھوں لاکھ چندہ ہم سے کیوں مانگا جاتا ہے۔ میں نے آج مبلغین کی لسٹ بنوائی ہے دیکھو۔

انگلستان میں ۲ مبلغ کام کر رہے ہیں

سوئٹزرلینڈ میں ایک مبلغ کام کر رہا ہے

جرمنی میں دو مبلغ کام کر رہے ہیں۔

ہالینڈ میں دو مبلغ کام کر رہے ہیں

سکنڈے نیویا میں ایک کام کر رہا ہے

سپین میں ایک کام کر رہا ہے۔

امریکہ میں پانچ کام کر رہے ہیں جن میں سے ایک جرمن بھی ہے۔

ٹرینیڈاڈ میں ایک کام کر رہا ہے۔

گرینیڈا جو ٹرینیڈاڈ کے پاس ایک جزیرہ ہے اس میں ایک مبلغ ہے جو انگریز ہے۔

سیرالیون میں ۸ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جن میں پاکستانی پانچ ہیں اور مقامی تین ہیں۔

گولڈ کوسٹ میں ۷۸ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے پاکستانی پانچ ہیں اور مقامی ۷۳ ہیں۔

نائیجیریا میں ۶ مبلغ کام کر رہے ہیں

مشرقی افریقہ میں ۲۰ مبلغ کام کر رہے ہیں جن میں پاکستانی ۷ ہیں اور مقامی ۱۳ ہیں

شام میں ایک کام کر رہا ہے۔

مصر میں ایک پاکستانی ہے۔

اسرائیل میں ایک پاکستانی ہے۔

ماریشس میں دو پاکستانی ہیں مقامی ایک ہے۔

لبنان میں ایک پاکستانی ہے۔

سیلون میں دو مبلغ ہیں جن میں سے ایک پاکستانی ہے اور ایک مقامی ہے۔

برما میں ایک پاکستانی ہے۔

سنگاپور میں تین مبلغ ہیں جن میں سے پاکستانی دو ہیں اور مقامی ایک ہے۔

برٹش نارتھ بورنیو میں دو مبلغ کام کر رہے ہیں جو دونوں پاکستانی ہیں۔

انڈونیشیا میں دس مبلغ کام کر رہے ہیں۔ جن میں سے چار پاکستانی ہیں اور مقامی ۶ ہیں۔

مسقط میں ایک ہے جو پاکستانی ہے۔

لائبیریا میں ایک ہے جو پاکستانی ہے۔

ڈچ گی آنا میں ایک ہے جو پاکستانی ہے۔

یہ سارے ۱۵۵ ہیں۔

ان میں وہ مبلغین شامل نہیں جو باہر کام کرتے تھے لیکن اس وقت چھٹی پر ہیں ایسے مبلغین کی تعداد ۲۳ ہے۔ ان ساروں کو ملا کر

یہ لسٹ ۱۷۸ کی بن جاتی ہے

آپ لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ پانچ چھ آدمی ہیں۔ اور باہر تنگ سے تنگ اور ادنیٰ سے ادنیٰ گزارہ بھی ۲۰ پونڈ ماہوار میں ہوتا ہے۔ اگر دس پونڈ بھی فرض کر لیں تو

۱۷۸ مبلغین کا خرچ

۱۷۸۰ پونڈ بن جاتا ہے۔ اور اگر ۲۰ پونڈ خرچ ہو تو ۳۵۶۰ پونڈ بن جاتا ہے۔ مشنوں کے کرائے اور ان کے دوروں کے اخراجات اور لٹریچر کی اشاعت یہ ساری رقم لگ کر کم سے کم بارہ ہزار پونڈ بن جاتی ہے۔ اور پھر مرکزی اخراجات علیحدہ ہیں۔ اور آنے جانے کے کرائے الگ ہیں۔ یہ سارا خرچ ملا کر قریباً ۲۰ ہزار پونڈ بنتا ہے۔ اور بیس ہزار پونڈ تین لاکھ روپیہ کے قریب بن جاتا ہے اور پھر قرآن مجید کی اشاعت ہے۔ اور دوسری اشاعتیں ہیں۔ یہ ساری ملا کر ۵-۶ لاکھ روپیہ سالانہ کا خرچ بن جاتا ہے۔ آپ لوگ خیال کر لیتے ہیں ۵-۶ مبلغ ہیں۔ ۵-۶ مبلغ نہیں۔ بلکہ ہمارے مبلغ خدا کے فضل سے ۱۷۸ ہیں۔ جو اس وقت کام کر رہے ہیں۔ اور ابھی بہت سے مبلغ تیار ہو رہے ہیں۔ اگر یہ نئے مبلغ باہر ملکوں میں گئے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے

پانچ سات سو مبلغ

کام کرنے والے ہو جائیں گے اور ابھی انڈیا کے مبلغ ہم نے نہیں لئے۔ یہ سارے ملا کر ایک بہت بڑی تعداد بن جاتی ہے۔

امسال سلسلہ نے لگبورکا میں جو سیرالیون میں ایک جگہ ہے ایک شاندار مسجد تعمیر کی ہے۔ جس پر پانچ سو پاؤنڈ خرچ ہو چکا ہے یعنے سات ہزار روپیہ۔ اور ابھی تین سو پاؤنڈ اور خرچ ہوگا۔ اور اس طرح دس ہزار روپیہ خرچ ہو جائے گا۔

مشرقی افریقہ میں

دار السلام میں ایک عالیشان مسجد

تعمیر ہو رہی ہے۔ اور دار التبلیغ تعمیر ہو رہا ہے۔ انڈونیشیا میں۔ پاڈانگ میں ایک مسجد تیار ہو رہی ہے۔ جس پر اڑھائی تین لاکھ روپیہ خرچ کا اندازہ ہے۔ اسی طرح جاوا، سماٹرا۔ سولاویسی (سیلیبس) میں چار پانچ مساجد قائم کی گئی ہیں۔ جرمنی میں ہیمبرگ مقام میں مسجد کے لئے زمین خریدی جا چکی ہے۔ پلان کی منظوری آ جائے تو کام شروع ہو جائے گا۔ لیکن ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ پاکستان کی گورنمنٹ ہم کو ایکسچینج دے۔ ابھی تک انہوں نے منظور نہیں کیا۔ جب وہ منظور ہو جائے گا۔ تو وہ کام بھی شروع ہو جائے گا۔ اس مسجد پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے قریب خرچ ہوگا۔ (جس میں سے ۲۴ ہزار جمع ہو چکا ہے) سوا لاکھ کے قریب ابھی اور روپیہ چاہیے۔

عورتوں نے ہالینڈ کی مسجد کا چندہ اپنے ذمہ لیا تھا۔ مگر اس پر بجائے ایک لاکھ کے جو میرا اندازہ تھا۔ ایک لاکھ چوہتر ہزار روپیہ خرچ ہوا۔ ۷۸ ہزار ان کی طرف سے چندہ آیا تھا۔ گویا ابھی ۹۶ ہزار باقی ہے۔ پس عورتوں کو بھی میں کہتا ہوں۔ کہ وہ ۹۶ ہزار روپیہ جلد جمع کریں۔ تاکہ مسجد ہالینڈ ان کی ہو جائے۔

مسجد ہالینڈ کا نقشہ

بن کر آ گیا ہے۔ جس میں بجلی بھی لگی ہوئی ہے۔ اور مسجد خوب نظر آ جاتی ہے۔ لجنہ اماء اللہ نے اس کا بھی چندہ رکھا ہے۔ اور فیصلہ کیا ہے۔ کہ دو آنے کا ٹکٹ ضرور لیں۔ زیادہ کی توفیق ہو۔ تو زیادہ کا ٹکٹ لے کر مسجد دیکھ لیں۔ جس کا نقشہ بن کر آیا ہے۔ اور انہوں نے اس کے اندر بجلی کا بھی انتظام کیا ہوا ہے۔ بجلی سے اندر روشنی ہو جاتی ہے۔ اور پتہ لگ جاتا ہے کہ وہ کیسی شاندار مسجد ہے۔ مگر ہمارے پروفیسر ٹلٹاک جو جرمنی کے ایک پروفیسر ہیں۔ وہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہیمبرگ کی مسجد کا جو ہمارے ذہن میں نقشہ ہے۔ وہ ہالینڈ کی مسجد سے زیادہ شاندار ہوگا۔

نئے مشن

بھی ہم خدا کے فضل سے کھول رہے ہیں۔ اور ان کے ساتھ مبلغ بھی بڑھیں گے۔ مثلاً مشرقی افریقہ سے اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ کہ جنوبی روڈیشیا (یہ افریقہ کے ساحل پر ایک بہت بڑا علاقہ ہے) اور نیاسالینڈ اور بلجین کانگو میں ہمارے سواحیلی اخبار اور سواحیلی ترجمہ قرآن مجید بھجوائے گئے تھے۔ وہاں لوگ بکثرت احمدیت کی طرف مائل ہو رہے ہیں۔ اور بلجین کانگو کے متعلق یہ اطلاع ملی ہے۔ کہ وہاں سینکڑوں احمدی ہو چکے ہیں۔ اور ان ملکوں کے لوگوں نے مبلغین کا مطالبہ کیا ہے۔

فلپائن

جو امریکہ کے ماتحت ایک علاقہ ہے۔ اور نہایت اہم ہے۔ پہلے یہاں مسلمان آبادی تھی۔ سارا علاقہ مسلمان تھا اور ترکوں اور عربوں کے ماتحت تھا (اب آزاد ہو چکا ہے) سپین نے اس کو فتح کیا۔ اور جس طرح سپین نے اپنے ملک سے مسلمانوں کو نکال دیا تھا۔ اسی طرح فلپائن پر حملہ کر کے اس نے اس کو فتح کیا۔ اور تلوار کے نیچے گردنیں رکھ کر سب سے اقرار کروایا۔ کہ ہم مسلمان نہیں عیسائی ہیں۔ تمہاری غیرت کا تقاضا تھا۔ کہ تم وہاں جاؤ۔ سپین کے متعلق بھی تمہاری غیرت کا تقاضا تھا۔ ہم نے وہاں مبلغ بھجوایا۔ لیکن پاکستانی گورنمنٹ زور دے رہی ہے۔ کہ اس مبلغ کو واپس بلا لو۔ کیونکہ سپینش گورنمنٹ کہتی ہے۔ کہ ہم یہاں تبلیغ کی اجازت نہیں دے سکتے۔ حالانکہ ان کو چاہیئے تھا۔ کہ وہ

سپین گورنمنٹ

کو کہتے۔ کہ تم کو یہ کوئی حق نہیں۔ کہ تم ہمارے مبلغ کو نکالو۔ ہمارے ملک میں بیسیوں عیسائی مبلغ ہیں۔ اگر تم اسے نکالو گے۔ تو ہم بھی تمہارے مبلغوں کو نکال دیں گے۔ لیکن بجائے اس کے انہوں نے مغربی پاکستان کی گورنمنٹ کو لکھا۔ اور مغربی پاکستان کی گورنمنٹ نے مجھے لکھا۔ کہ اس مبلغ کو واپس بلا لو۔ سپینش گورنمنٹ پسند نہیں کرتی۔ ادھر فلپائن کے جو لوگ ہیں۔ وہ بھی چونکہ نئے عیسائی ہیں۔ پہلے مسلمان تھے۔ ان میں بھی تعصب زیادہ ہے۔ ان کے ہاں بڑی کوشش کی گئی۔ کہ کسی طرح وہاں مبلغ جائے۔ لیکن وہاں سے اجازت نہیں مل سکی۔ جب کبھی ویزا کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ وہ انکار کر دیتے ہیں۔ مگر

ہمارا خدا حکومتوں سے بڑا خدا ہے

فلپائن گورنمنٹ یا امریکی گورنمنٹ اگر وہاں جانے سے روکے گی۔ تو نتیجہ کیا ہے۔ اللہ نے ایسا سامان کر دیا۔ کہ پچھلے سال جاپان میں ایک مذہبی انجمن بنی۔ اس نے مجھے چٹھی لکھی۔ کہ اپنا کوئی مبلغ بھجوائیں۔ میں نے خلیل ناصر صاحب جو واشنگٹن کے مبلغ ہیں۔ ان کو وہاں بھجوا دیا۔ وہ وہاں گئے۔ تو وہاں سے ان کو موقع لگا۔ کہ وہ واپسی میں کچھ دیر فلپائن ٹھہر جائیں۔ جب وہ فلپائن ٹھہرے۔ تو فلپائن کے کئی لوگ ان سے آ کر ملے۔ اور انہوں نے کہا۔ کہ ہمارے ہاں ابھی بعض جگہوں پر اسلام کا نام باقی ہے۔ اور مسلمان جنگلوں میں رہتے ہیں۔ آپ ہمارے ہاں مبلغ بھیجیں۔ تو ہم آپ کی مدد کریں گے۔ اور

اسلام پھیلائیں گے

انہوں نے مجھے لکھا۔ ہم نے کوشش شروع کی۔ لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا۔ گورنمنٹ ویزا دینے سے انکار کرتی رہی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے سامان کیا۔ وہ لوگ جو خلیل ناصر صاحب سے ملے تھے۔ ان میں سے ایک پر اثر بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ اس نے خط لکھا۔ کہ میں زندگی وقف کر کے اسلام پھیلانا چاہتا ہوں۔ اور ربوہ آنا چاہتا ہوں۔ کیا آپ میرے لئے انتظام کریں گے۔ ہم نے اس کو فوراً لکھ دیا۔ کہ بڑی خوشی سے آؤ۔ یہ تو ہماری دلی خواہش ہے۔ چنانچہ جس ملک میں سے تلوار کے زور سے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کو نکالا گیا تھا۔ ہم اس ملک کو دلائل کے ذریعہ سے پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کی گود میں لا کر دم لیں گے (نعرہ ہائے تکبیر)

وہ جس نے ہمیں لکھا تھا۔ اس کو کوئی مشکل پیش آئی۔ اس لئے وہ تو نہ آ سکا۔ مگر اس کے ذریعہ ایک اور احمدی ہوا۔ وہ احمدی کسی فرم میں ملازم تھا۔ وہ وہاں سے بورنیو آ گیا۔ وہاں

ڈاکٹر بدر الدین احمد صاحب

جو خانصاحب فرزند علی صاحب کے بیٹے ہیں اور مفت تبلیغ کر رہے ہیں۔ ڈاکٹری بھی کرتے ہیں۔ اور تبلیغ بھی کرتے ہیں۔ ان سے ملا۔ اور وہاں اس نے اسلام سیکھنا شروع کیا۔ اب اس کا خط آیا ہے۔ کہ میں بڑی کوشش کر رہا ہوں۔ کہ فرم مجھے چھوڑ دے تو میں آ جاؤں۔ پھر اس کے کہنے پر کچھ اور لٹریچر فلپائن بھیجا گیا۔ پہلے وہاں سے ۱۶ سولہ بیعتیں آئی تھیں۔ اس ضمن میں ایک کالج کے ایک سٹوڈنٹ نے وہاں کے مسلمانوں کی جو انجمن تھی۔ اسے تبلیغ شروع کر دی۔ ... [illegible]

اور اس نے آگے تبلیغ شروع کر دی۔ پہلے سولہ بیعتوں کی اطلاع آئی تھی۔ اس کے بعد ستائیس بیعتیں آئیں۔ گویا ۴۳ ہو گئیں۔ اس کے بعد پھر اٹھارہ بیعتیں آئیں۔ یہ سارے مل کر ۶۱ ہو گئے۔ اور اب اطلاع آئی ہے۔ کہ اور لوگ بھی تیار ہیں۔ بلکہ انہوں نے لکھا ہے۔ کہ جتنے کالج کے لڑکے ہیں۔ یہ سارے مسلمان ہو جائیں گے۔ اور احمدی بن جائیں گے۔ تو

فلپائن گورنمنٹ

نے ہمارا راستہ روکا تھا۔ لیکن خدا نے کھول دیا ہے۔ اور جہاں ایک مسلمان کو بھی جانے کی اجازت نہیں تھی۔ وہاں ۶۱ آدمی بیعت کر چکا ہے۔ اور کالج کے باقی سٹوڈنٹ کہتے ہیں۔ کہ ہمیں جلدی بیعت فارم بھیجو۔ ابھی انہوں نے ۱۰۰ بیعت فارم کے متعلق لکھا ہے۔ کہ جلدی بھیجو۔ سب لڑکے تیار ہو رہے ہیں۔ اب جس ملک کے کالج کے لڑکے مسلمان ہو جائیں گے۔ سیدھی بات ہے۔ کہ وہ بڑے بڑے عہدوں پر مقرر ہوں گے۔ اور جہاں جائیں گے اسلام کی تبلیغ کریں گے۔ کیونکہ اسلام چیز ہی ایسی ہے۔ کہ جو ایک دفعہ کلمہ پڑھ لیتا ہے۔ پھر وہ چپ نہیں رہ سکتا۔ میرے دوست

پروفیسر ٹلٹاک

اس وقت یہاں بیٹھے ہیں۔ جب میں بیماری میں علاج کرانے کے لئے گیا۔ تو ہیمبرگ میں بھی گیا۔ مولوی عبد اللطیف صاحب جو ہمارے مبلغ ہیں۔ وہ ان کو لائے اور کہنے لگے۔ یہ پروفیسر ٹلٹاک ہیں۔ ان کو

اسلام کا بڑا شغف

ہے۔ یہ کیل میں یونیورسٹی کے پروفیسر ہیں۔ آپ کا ذکر سن کر کیل سے آئے ہیں۔ مگر کہتے ہیں۔ میں نے الگ بات کرنی ہے۔ میں نے کہا بڑی خوشی سے الگ بلا لو۔ اور لوگ چلے جائیں۔ چنانچہ وہ آ گئے۔ انہوں نے تھوڑی دیر بات کی اور پھر کہنے لگے۔

میں نے بیعت کرنی ہے

میں نے کہا بہت اچھا کر لیجئے۔ میں نے پوچھا کہ اسلام سمجھ لیا ہے۔ کہنے لگے ہاں میں نے سمجھ لیا ہے۔ مگر کسی کو پتہ نہ لگے۔ میں بڑا مشہور آدمی ہوں۔ میں نے کہا

بہت اچھی بات ہے۔ ہمیں آپ کو مشہور کرنے کا کیا شوق ہے۔ آپ کی خدا سے صلح ہوگئی۔ کافی ہے۔ چنانچہ اس کے بعد پاس کے کرہ میں کچھ جرمن دوست نماز پڑھنے کے لئے آئے تھے۔ میں نماز پڑھانے کے لئے اس کرہ میں گیا۔ جب نماز پڑھ کے میں نے سلام پھیرا۔ تو دیکھا کہ صف کے آخر میں وہ پروفیسر ٹلٹاک بیٹھے ہیں۔ جنہوں نے کہا تھا کہ میرا کسی کو پتہ نہ لگے۔ میں نے

مولوی عبد اللطیف صاحب

سے کہا کہ پروفیسر صاحب سے ذرا پوچھو کہ آپ تو کہتے تھے کہ میرے اسلام کا کسی کو پتہ نہ لگے۔ اور آپ تو سارے جرمنوں کے سامنے نماز پڑھ رہے ہیں۔ تو اب تو پتہ لگ گیا۔ کہنے لگے۔ میں نے پوچھا تھا۔ یہ کہنے لگے۔ میں نے سمجھا کہ یہاں ان کے آنے کا کیا واسطہ تھا۔ خدا انہیں میری خاطر لایا ہے۔ تو یہ خلیفہ کے پیچھے نماز پڑھنے کا موقع جو خدا نے مجھے میسر کیا ہے۔ یہ ضائع نہیں ہونے دینا چاہتے۔ چنانچہ نماز پڑھ لی اب یا تو وہ وہاں کہتے تھے کہ میرا اسلام ظاہر نہ ہو۔ اور یا یہاں آ کے بیٹھے ہوئے ہیں۔

(اس موقع پر دوستوں نے حضور کی خدمت میں درخواست کی۔ کہ پروفیسر ٹلٹاک صاحب انہیں دکھا دئے جائیں۔ چنانچہ پروفیسر صاحب سٹیج پر تشریف لے آئے۔ اور حضور نے فرمایا یہ پروفیسر ٹلٹاک صاحب ہیں۔ جو جرمنی سے آپ لوگوں کو دیکھنے آئے ہیں۔ اور آپ ان کو دیکھنے آئے ہیں۔

اس پر دوستوں نے خوشی سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے)

دوسری خوشخبری

یہ ہے کہ پروفیسر ٹلٹاک صاحب یہ خبر لائے ہیں۔ کہ جرمنی میں چار شہروں میں جماعتیں قائم ہوگئی ہیں۔ ایک بیعت پیچھے الفضل میں شائع ہوئی ہے۔ تازہ اطلاع یہ آئی ہے۔ کہ اس نو مسلم کی بیوی نے بھی بیعت کرلی ہے۔ سب سے بڑی خوشخبری یہ ہے کہ پیغامیوں نے منافقین کو کہا تھا کہ ہمارا سٹیج تمہارے لئے ہے۔ ہماری تنظیم تمہارے لئے ہے۔ آج ہی جب وقت میں چلنے لگا ہوں۔ تو مولوی عبد اللطیف صاحب کی چٹھی پہنچی۔ کہ ایک جرمن جو پیغامیوں کے ذریعہ سے مسلمان ہوا تھا وہ میرے پاس آیا۔ اور میں نے اسکو تبلیغ کی اور وہ بیعت کا خط آپ کو بھجوا رہا ہے۔ تو ان کی وہ تنظیم حضور سنئے کہ

دے دی۔ جس طرح ابوجہل کا بیٹا عکرمہ رضی اللہ عنہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مل گیا تھا۔ اسی طرح پیغامیوں کا کیا ہوا نو مسلم ہمیں مل چکا ہے۔ آج ہی اس کی بیعت کا خط آگیا ہے وکالت تبشیر نے کہا ہے کہ باہر سے متواتر

لٹریچر کی مانگ

آرہی ہے۔ میں نے عزیزم داؤد احمد کو جسے انگریزی کا اچھا شوق ہے۔ ولایت میں کچھ عرصہ پڑھنے کے لئے رکھا تھا۔ اور وہ انگریزی پڑھ کے آیا ہے۔ میں نے تحریک کو کہا کہ اس کو ترجمہ پر لگا دو۔ تو انہوں نے کہا ہمارے پاس گنجائش نہیں ہے گویا ادھر تو لوگ کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے لئے ہمیں لٹریچر چاہیئے۔ اور ادھر وہ کہہ رہے ہیں کہ ہمارے پاس گنجائش نہیں۔ یہ کیا؟ تم فاقے رہ جاتے اور لٹریچر شائع کرتے۔ یہ وکالت والوں کی غلطی ہے وہ بجٹ کو صحیح طور پر تقسیم نہیں کرتے۔ اگر صحیح طور پر تقسیم کریں۔ تو ہمارے پاس بڑی گنجائش ہے۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم ساری دنیا کو لٹریچر سے بھر سکتے ہیں۔

تازہ رپورٹ

سے پتہ لگتا ہے کہ پیغامی جو کچھ یہاں کرتے رہے ہیں۔ وہ دوسرے ملکوں میں بھی انہوں نے کرنا شروع کر دیا ہے۔ رشید ہمارا مبلغ ڈچ گی آنا میں گیا۔ وہاں بھی پیغامیوں کا زور تھا۔ پہلے اطلاع آئی تھی کہ ۲ سو پیغامیوں نے بیعت کرلی ہے۔ اور وہ احمدی ہو گئے ہیں۔ اب پرسوں اترسوں دوسری اطلاع آئی ہے کہ دو سو نہیں۔

چارسو تک تعداد پہنچ چکی ہے

اب اس کے بعد رشید صاحب کی اطلاع آئی ہے کہ ایک اور خاندان احمدی ہو رہا ہے۔ جس کے آٹھ افراد ہیں۔ اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ عبد العزیز جمن بخش جو ہمارے ہاں تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ڈچ گی آنا کے ہیں۔ ان کا بہنوئی سخت متعصب پیغامی ہے۔ اس نے ایک عورت کو بہت سی لالچ دی۔ اور بہت سا روپیہ دیا کہ اس مبلغ کی دعوت کر۔ اور زہر ملا کر اس کو مار دے۔ لیکن حسن اتفاق ہے خدا اس کا حافظ تھا۔ اس کی باتیں اپنی بیوی سے کرنے ہوئے اس کی ہمسائی نے

سن لیں۔ اس ہمسائی نے ایک دوسری ہمسائی کو بتا دیا۔ اس کا خاوند بھی احمدی تھا اس نے آکر اس کو بتا دیا۔ کہ یہ آپ کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے سارے علاقہ میں بات پھیل گئی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ غیر احمدی بھی تھو تھو کر رہے ہیں۔ کہ تم لوگ اپنے مبلغوں کو مرواتے ہو۔ پس

دعائیں کرتے رہا کرو

کہ اللہ تعالیٰ ہمارے مبلغین کی حفاظت

فرمائے۔ ایک ایک آدمی ہم بیس بیس سال میں تیار کرتے ہیں۔ اگر یہ زہر دے کر مار دیں تو ہماری بیس سال کی محنت ضائع ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور جہاں وہ جائیں۔ ان کے ہاتھوں پر ہزاروں لاکھوں آدمی اسلام قبول کریں۔

(باقی)

ماریشس میں یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب

عظیم الشان پبلک جلسے کا انعقاد۔ مسجد احمدیہ دار السلام پر چراغاں

مبلغ ماریشس مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب بشیر مطلع فرماتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۷ء کو ماریشس میں "یوم مصلح موعود" کی تقریب نہایت اہتمام سے منائی گئی۔ اس روز ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں جزیرہ ماریشس کے مختلف مقامات سے ۵۰۰ احمدی نمائندے نیز عیسائی ہندو اور غیر احمدی حضرات کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ جلسے میں متعدد مقررین نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی اور اس کی اہمیت و عظمت لوگوں پر واضح کی۔ نیز اس پیشگوئی کا سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود باجود میں پورا ہونا ثابت کر کے بتایا کہ حضور ایدہ اللہ کے وجود کی برکت سے کس طرح اسلام چار دانگ عالم میں پھیل رہا ہے۔ اور اسے غلبہ اور شوکت میسر آرہی ہے۔ جلسے کے اختتام پر حاضرین کی شربت اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

اس موقع پر کھیلوں اور چراغاں کا بھی اہتمام کیا گیا۔ جن بچوں نے کھیلوں میں حصہ لیا۔ ان میں مٹھائی تقسیم کی گئی۔ مسجد احمدیہ دار السلام کو بجلی کے قمقموں سے سجا کر رات کو روشنی کی گئی۔ چراغاں اس شان سے کیا گیا کہ تمام مسجد بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ مسجد پر بجلی کی فٹنگ دو روز میں مکمل ہوئی تھی۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ چراغاں کا کس درجہ اہتمام کیا گیا

اس موقعہ پر دور دور کے علاقوں سے آنے والے احباب کی دعوت طعام بھی کی گئی نیز پیشگوئی مصلح موعود پر مشتمل ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا گیا۔

ملکی اخبارات نے ان تقریبات کی خبر نمایاں طور پر شائع کی۔ اور ایک اخبار نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا فوٹو بھی شائع کیا۔

درخواست دعا

میری بیٹی عزیزہ رضیہ میٹرک کا امتحان دے رہی ہے۔ اور میرا لڑکا بشارت احمد بھی ایک امتحان میں شریک ہو رہا ہے۔ احباب دونوں کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار احمد دین از لاہور چھاؤنی

اعلان دار القضاء

مکرم ملک محمد الٰہی صاحب ولد مکرم ملک امام الدین صاحب مرحوم ساکن سمبڑیال ضلع سیالکوٹ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد صاحب مرحوم کے مبلغات ۹/۲۰۰۹ جو بہ تفصیل ذیل موجود ہیں۔ (۱) بمد تجارت زیر نگرانی نظارت بیت المال ۶۰۰۰/- روپے (۲) بمد امانت تحریک جدید ۲۹۰۰/- روپے (۳) بمد امانت صدر انجمن احمدیہ ۱۰۹/۹ مرحوم کے تینوں ورثاء (ملک محمد الٰہی صاحب و ملک شکر الٰہی صاحب پسران و مساۃ سکینہ بی بی صاحبہ دختر) میں بحصص شرعیہ تقسیم کئے جائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو۔ تو پندرہ یوم تک اطلاع دیں۔ بعد میں کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔

(ناظم دار القضاء)

بلند آواز سے غیر ماثورہ دعائیں

ایک صاحب مسمّی بدرالدین صاحب نے بلند آواز سے غیر ماثورہ دعاؤں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا ہے۔ مگر اپنا پتہ درج نہیں کیا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ جواب شائع کیا جاتا ہے۔ دہو ہذا۔

بعض امام الصلوٰۃ نماز باجماعت کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد قیام کی حالت میں بلند آواز سے دعائیں کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ادعیۃ القرآن اور ادعیۃ الرسول کا تو اس حالت میں پڑھنا درست ہے۔ لیکن اپنے ذوق و حال کے مطابق عربی یا اردو میں بلند آواز سے دعائیں پڑھنا پسندیدہ نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ ایسی دعائیں دل میں ہی پڑھنی چاہئیں۔ — ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ

زیر استعمال زیورات اور زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد الفضل مؤرخہ ۳۱ر جنوری ۱۹۵۷ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی کے گھر میں کچھ نہ کچھ زیور ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ہماری احمدی بہنیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں ایسے زیورات جو صرف اپنے استعمال میں آتے ہیں ان پر زکوٰۃ ادا کریں تا ان کے زیورات ان کے لئے بابرکت ہوں۔ سو روپیہ کی مالیت کے زیور پر اڑھائی روپیہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ — ناظر بیت المال۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب بصورت سیٹ ۲۴ جلدوں میں شائع کی جا رہی ہے۔ پہلی جلد جو براہین احمدیہ کے ہر چہار حصص پر مشتمل ہے ڈیڑھ ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو جائیگی۔ دوسری جلد کی کتابت کے لئے ہمیں سرمہ چشم آریہ اور شحنۂ حق کی ضرورت ہے۔ پہلا ایڈیشن مطلوب ہے جس دوست کے پاس ہوں وہ قیمتاً یا عاریتاً جیسے مناسب سمجھیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ — خاکسار جلال الدین شمس ربوہ۔ ضلع جھنگ

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

جو غلطی یا غلط فہمی بالمواجہ گفت و شنید سے چند منٹوں میں رفع ہو سکتی ہے۔ خط و کتابت کے ذریعہ اس کی اصلاح کرنے میں مہینوں اور بعض اوقات مہینوں صرف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے موصی اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب کبھی وہ ربوہ میں تشریف لایا کریں تو فرصت نکال کر دفتر بہشتی مقبرہ میں اپنی وصیت کے حساب کو ضرور دیکھ لیا کریں۔ تاکہ ان کے حساب میں اگر کوئی غلطی ہو یا خود ان کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہو تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ ربوہ آنے والے موصی اصحاب اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کرلیں کہ انہوں نے ربوہ میں اپنے دوسرے مقاصد کے علاوہ اپنی وصیت کے حسابات کو بھی دفتر میں آکر دیکھنا ہے۔

ربوہ میں رہائش رکھنے والے موصی اصحاب کے لئے تو یہ آسانی ہر وقت حاصل ہے۔ اور وہ جب کبھی چاہیں اپنے حسابات کو دفتر میں تشریف لاکر دیکھ سکتے ہیں بلکہ دیکھ لینا چاہیئے۔ — سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

جن احباب نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے خلاف اراضی اسلام پور اسٹیٹ کے متعلق درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کی سماعت ۲۲/۳/۵۷ بوقت سات بجے شام دفتر بورڈ قضا ربوہ میں ہوگی۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے عہدہ داران کی خدمت میں گذارش

فرمایا "یاد رکھو! خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا جب تک صحیح ذرائع کے ماتحت پوری محنت نہ کی جائے۔

اگر خواہش ہو اور محنت بھی ہو مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے بلکہ اس کا کچھ بھی معیّنہ نتیجہ نہیں ہوتا اس لئے کام کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں۔

(ا) اس کے کرنے کی خواہش ہو۔ جب تک سچی خواہش نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا

(ب) پھر اگر سچی خواہش تو ہو لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے تو بھی وہ کام نہیں ہو سکتا۔

(ج) پھر اگر محنت بھی کی جائے لیکن صحیح ذرائع کے ماتحت محنت نہ کی جائے تو بھی نہیں ہو سکتا۔

(د) اس لئے سچی خواہش اور کوشش صحیح ذرائع کے ماتحت ضروری ہے۔"

(خطبہ ۱۸ر جنوری ۱۹۲۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد کہ جو احباب ۳۱ر مارچ تک ادا کردیں وہ سابقون الاوّلون میں ہیں دفتر شائع کر چکا ہے۔ اس لئے احباب کرام اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت ۳۱ مارچ کو وعدے پورے کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت کے عہدیداران خصوصاً خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تحریک جدید وہاں کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کے وعدوں کا سالم یا اکثر حصہ مرکز میں داخل ہو جائے

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

رسید بکیں مستعملہ خدام الاحمدیہ

جن جن مجالس کی رسید بکیں ختم ہوتی جائیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ مرکز میں واپس بھجوا کر نئی رسید بکیں حاصل کر لیا کریں۔ اسی طرح جو مجالس رسید بکیں مستعملہ مرکز میں بھجوائیں انہیں چاہیئے کہ وہ مرکز میں بھجوانے سے پہلے ان کو مقامی طور پر ریکارڈ کر لیا کریں۔ بعض مجالس مرکز میں ان کی نقول کا مطالبہ کرتی ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مستعملہ رسید بکیں مرکز میں بھجواتے وقت ریکارڈ کر کے بھجوائیں تا بلاوجہ وقت اور پیسہ کا ضیاع نہ ہو۔ امید ہے جملہ مجالس کے عہدیداران اس سلسلہ میں تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ایک عزیز ماہ اپریل میں ٹیکنیکل ہیڈ ماسٹر کی ٹریننگ کے سلسلہ میں امریکہ جا رہے ہیں۔ اور عزیزم مشتاق احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (چوہدری) محمد انور دار الصدر غربی ربوہ

(۲) میرے والد بزرگوار جناب مخدوم محمد ایوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوگھیاٹ عرصہ تین ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے مخلصانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ الطاف احمد

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا آفتاب احمد کچھ عرصہ سے گم ہے۔ عمر بارہ سال۔ رنگ سانولہ۔ چہرہ گول۔ آگے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے۔ دبلا پتلا پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ کوئی صاحب اس کا پتہ بتا دیں یا خود لے کر آئیں تو ان کا خرچہ ادا کر دیا جائے گا۔

والدہ آفتاب احمد۔ اہلیہ سہراب احمد خان صاحب اسٹیشن ہیلتھ آرگنائزیشن ملیر کینٹ کراچی

بلند آواز سے غیر ماثورہ دعائیں

ایک صاحب مسمّی بدرالدین صاحب نے بلند آواز سے غیر ماثورہ دعاؤں کے متعلق مسئلہ دریافت کیا ہے۔ مگر اپنا پتہ درج نہیں کیا۔ اس لئے اخبار کے ذریعہ جواب شائع کیا جاتا ہے وھو ہذا۔

بعض امام الصلوٰۃ نماز با جماعت کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد قیام کی حالت میں بلند آواز سے دعائیں کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھنا چاہیئے کہ ادعیۃ القرآن اور ادعیۃ الرسول کا تو اس حالت میں پڑھنا درست ہے۔ لیکن اپنے ذوق و حال کے مطابق عربی یا اردو میں بلند آواز سے دعائیں پڑھنا پسندیدہ نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فتویٰ بھی یہی ہے کہ ایسی دعائیں دل میں ہی پڑھنی چاہئیں۔ ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

زیر استعمال زیورات اور زکوٰۃ

زکوٰۃ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد الفضل مؤرخہ ۳۱ جنوری ۱۹۵۷ء میں شائع کیا جا چکا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

"جو زیور پہنا جائے اور دوسروں کو استعمال کے لئے نہ دیا جائے اس میں زکوٰۃ دینا بہتر ہے کہ وہ اپنے نفس کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ اس پر ہمارے گھر میں عمل کرتے ہیں۔"

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر احمدی کے گھر میں کچھ نہ کچھ زیور ہوتا ہے۔ چاہیئے کہ ہماری احمدی بہنیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشاد کی تعمیل میں ایسے زیورات جو صرف اپنے استعمال میں آتے ہیں اُن پر زکوٰۃ ادا کریں تا اُن کے زیورات ان کے لئے بابرکت ہوں۔ سو روپیہ کی مالیت کے زیور پر اڑھائی روپیہ زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ ناظر بیت المال۔ ربوہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تمام کتب بصورت سیٹ ۲۴ جلدوں میں شائع کی جا رہی ہے پہلی جلد جو براہین احمدیہ کے پر چہار حصص پر مشتمل ہے ڈیڑھ ماہ تک انشاء اللہ تعالیٰ شائع ہو جائیگی دوسری جلد کی کتابت کے لئے ہمیں سرمہ چشم آریہ اور شحنۂ حق کی ضرورت ہے۔ پہلا ایڈیشن مطلوب ہے۔ جس دوست کے پاس ہوں وہ قیمتاً یا عاریتاً جیسے مناسب سمجھیں مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں۔ خاکسار جلال الدین شمس ربوہ۔ ضلع جھنگ

موصی اصحاب توجہ فرمائیں

جو غلطی یا غلط فہمی بالمواجہ گفت و شنید سے چند منٹوں میں رفع ہو سکتی ہے۔ خط وکتابت کے ذریعہ اس کی اصلاح کرنے میں ہفتوں اور بعض اوقات مہینوں صرف ہو جاتے ہیں۔ اس لئے موصی اصحاب کی خدمت میں درخواست ہے کہ جب کبھی وہ ربوہ میں تشریف لایا کریں تو فرصت نکال کر دفتر بہشتی مقبرہ میں اپنی وصیت کے حساب کو ضرور دیکھ لیا کریں۔ تاکہ اُن کے حساب میں اگر کوئی غلطی ہو یا خود اُن کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہو تو اس کی اصلاح ہو جائے۔ بلکہ مناسب ہوگا کہ ربوہ آنے والے موصی اصحاب اپنے پروگرام میں یہ بات شامل کریں کہ انہوں نے ربوہ میں اپنے دوسرے مقاصد کے علاوہ اپنی وصیت کے حسابات کو بھی دفتر میں آکر دیکھنا ہے۔ ربوہ میں رہائش رکھنے والے موصی اصحاب کے لئے تو یہ آسانی ہر وقت حاصل ہے۔ اور وہ جب کبھی چاہیں اپنے حسابات کو دفتر میں تشریف لاکر دیکھ سکتے ہیں بلکہ دیکھنا چاہیئے۔ سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

اعلان دارالقضاء

جن احباب نے چوہدری فتح محمد صاحب سیال کے خلاف اراضی اسلام پور اسٹیٹ کے متعلق درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس کی سماعت ۲۳/۳/۵۷ء بوقت سات بجے شام دفتر بورڈ قضاء ربوہ میں ہوگی۔

ناظم دارالقضاء۔ ربوہ

جماعت احمدیہ کے عہدہ داران کی خدمت میں گذارش

فرمایا "یاد رکھو! خواہش سے کوئی کام نہیں ہوتا جب تک صحیح ذرائع کے ساتھ پوری محنت نہ کی جائے۔

اگر خواہش ہو اور محنت بھی ہو مگر صحیح ذرائع کے ماتحت نہ ہو تو کام نہ صرف ناقص رہتا ہے بلکہ اس کا کچھ بھی معیّنہ نتیجہ نہیں ہوتا اس لئے کام کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں۔

(ا) اس کے کرنے کی خواہش ہو۔ جب تک سچّی خواہش نہ ہو کوئی کام نہیں ہو سکتا

(ب) پھر اگر سچّی خواہش تو ہو لیکن اس کے لئے محنت اور کوشش نہ کی جائے تو بھی وہ کام نہیں ہو سکتا۔

(ج) پھر اگر محنت بھی کی جائے لیکن صحیح ذرائع کے ماتحت محنت نہ کی جائے تو بھی نہیں ہو سکتا۔

(د) اس لئے سچی خواہش اور کوشش صحیح ذرائع کے ماتحت ضروری ہے۔"

(خطبہ ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء)

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ارشاد کہ جو احباب ۳۱ مارچ تک ادا کر دیں وہ سابقون الاوّلون میں ہیں دفتر شائع کر چکا ہے۔ اس لئے احباب کرام اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے ماتحت ۳۱ مارچ کو وعدے پورے کرنے کی کوشش فرمائیں۔ ہر جماعت کے عہدیداران خصوصاً خدام الاحمدیہ و سیکرٹری تحریک جدید و مال کوشش فرمائیں کہ ان کی جماعت کے وعدوں کا سالم یا اکثر حصہ مرکز میں داخل ہو جائے۔

وکیل المال تحریک جدید۔ ربوہ

رسید بکیں مستعملہ خدام الاحمدیہ

جن جن مجالس کی رسید بکیں ختم ہوتی جائیں۔ ان کو چاہیئے کہ وہ مرکز میں واپس بھجوا کر نئی رسید بکیں حاصل کر لیا کریں۔ اسی طرح جو مجالس رسید بکیں مستعملہ مرکز میں بھجوائیں انہیں چاہیئے کہ وہ مرکز میں بھجوانے سے پہلے ان کو مقامی طور پر ریکارڈ کر لیا کریں۔ بعض مجالس مرکز میں ان کی نقول کا مطالبہ کرتی ہیں۔ اس لئے بذریعہ اعلان جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ مستعملہ رسید بکیں مرکز میں بھجواتے وقت ریکارڈ کر کے بھجوائیں تا بلاوجہ وقت اور پیسہ کا ضیاع نہ ہو۔ امید ہے جملہ مجالس کے عہدیداران اس سلسلہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواستہائے دعا

(۱) میرے ایک عزیز ماہ اپریل میں ٹیکنیکل ہیڈ ماسٹر کی ٹریننگ کے سلسلہ میں امریکہ جا رہے ہیں۔ اور عزیزم مشتاق احمد میٹرک کا امتحان دے رہا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ نیز دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ (چوہدری) محمد انور دارالصدر غربی۔ ربوہ

(۲) میرے والد بزرگوار جناب مخدوم محمد ایوب صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گھوگھیاٹ عرصہ تین ماہ سے دل کی بیماری کی وجہ سے سخت تکلیف میں ہیں۔ جملہ احباب کرام کی خدمت میں ان کی صحت کے لئے مخلصانہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ الطاف احمد

تلاش گمشدہ

میرا لڑکا آفتاب احمد کچھ عرصے سے گم ہے۔ عمر بارہ ۱۲ سال۔ رنگ سانولہ۔ چہرہ گول۔ آگے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے۔ دبلا پتلا پانچویں جماعت میں پڑھتا ہے۔ کوئی صاحب اس کا پتہ بتا دیں یا خود لے کر آئیں تو ان کا خرچہ ادا کر دیا جائے گا۔

والدہ آفتاب احمد۔ اہلیہ سہراب احمد خاں صاحب اسٹیشن ہیلتھ آرگنائزیشن ہیڈ کوارٹر کراچی

یونٹ کے خلاف قرارداد پر بحث کسی فیصلے کے بغیر ختم ہوگئی

مسلم لیگ اسمبلی پارٹی کے کسی رکن نے بحث میں حصہ نہیں لیا

لاہور ۸ر مارچ - کل صوبائی اسمبلی میں وحدت مغربی پاکستان کے خلاف پیش کردہ قرارداد پر بحث ابھی ختم نہیں ہوئی تھی کہ اجلاس کل دو بجے بعد دوپہر تک ملتوی کر دیا گیا۔ اس لئے قرارداد پر رائے شماری کا موقع ہی نہیں آیا۔ مسلم لیگ پارٹی کے کسی رکن نے اس بحث میں حصہ نہیں لیا۔

اسمبلی کا کل کا اجلاس کافی ہنگامہ خیز رہا۔ تقریباً دو گھنٹے تک اس قانونی نکتہ پر بحث ہوئی کہ اسمبلی کے قواعد اور پاکستان کے آئین کے مطابق یہ قرارداد صوبائی اسمبلی میں پیش ہوسکتی ہے، یا نہیں؟ جب سپیکر نے قرارداد پیش کرنے کی اجازت دے دی تو محرک کے علاوہ صرف تین ارکان نے اصل موضوع پر تقریریں کیں مسلم لیگی ارکان نے مذکورہ قانونی نکتہ پر بحث میں حصہ نہیں لیا۔

پاکستان مسلم لیگ کی مجلس عاملہ کی طرف سے کل بھی اس سلسلہ میں لیگ اسمبلی پارٹی کو کوئی ہدایت جاری نہیں کی گئی تھی اور لیگ اسمبلی پارٹی بھی اسمبلی کے اجلاس سے قبل کسی واضح فیصلہ پر نہیں پہنچ سکی۔ البتہ پارٹی کے قائد سردار بہادر خان کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ایوان میں بروقت کوئی فیصلہ کر کے پارٹی کی مناسب رہنمائی کریں۔ لیکن سردار بہادر خان نے کوئی فیصلہ نہ کیا۔ اور اس بنا پر کسی مسلم لیگ رکن نے انفرادی طور پر بحث میں حصہ نہیں لیا۔

مصر اور شام کا فیصلہ

قاہرہ ۸ر مارچ - مصری روزنامہ "الشعب" کی اطلاع کے مطابق مصر اور شام کی حکومتوں نے غزہ سے اسرائیلی فوجوں کے انخلاء کے پیش نظر نہر سویز کی صفائی جاری رکھنے اور شام میں پائپ لائنوں کی مرمت شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

سکھر میں ایک ہزار من کپاس جل گئی

سکھر ۸ر مارچ - کل سبائی روڈ کے ایک کپاس کے گودام میں آگ لگ گئی جس میں ایک ہزار من کے قریب کپاس جل کر راکھ ہوگئی اور آٹھ خاندان بے گھر ہوگئے۔ میونسپل فائر بریگیڈ مسلسل چھ گھنٹوں تک آگ بجھانے میں مصروف رہا۔ ابھی آگ لگنے کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ اس سے پہلے پرانے سکھر میں ۲ر مارچ کو آتش زدگی کے ایک حادثہ میں چھ افراد جل کر ہلاک اور دو جھلس گئے تھے۔

لاہور صرافہ

لاہور ۸ر مارچ مقامی بازار صرافہ کی اطلاع کے مطابق سونے چاندی کے نرخ مندرجہ ذیل رہے

سونا پاسہ	۱۱۴/۱۲	سونا تیزابی	۱۱۴/۰
پاؤنڈ	۷۵/۰	چاندی تھوبہ	۱۸۰/-
چاندی سکہ	۱۶۹/-	چاندی تیزابی	۱۸۰/-

غزہ شہر پر اقوام متحدہ کا پرچم لہرا دیا گیا

کسی نئے حادثے کے بغیر اسرائیلی فوجوں کا انخلاء مکمل ہو گیا

غزہ ۸ر مارچ۔ اقوام متحدہ کی ہنگامی فوج نے غزہ کے تمام علاقہ کا نظم ونسق سنبھال لیا ہے اور اب غزہ شہر پر اقوام متحدہ کا پرچم لہرا رہا ہے۔ اس سے قبل تمام اسرائیلی فوجوں نے رات کی تاریکی میں کسی نئے حادثے کے بغیر یہ علاقہ خالی کر دیا تھا۔

اقوام متحدہ کی فوج نے غزہ پر قبضہ مکمل ہونے کے بعد احتیاطی اقدام کے طور پر تمام علاقہ میں کرفیو لگا دیا۔ اس سے قبل یہاں عربوں اور اسرائیلی فوجوں کے درمیان فسادات کے بعد اسرائیلی حکام نے کرفیو لگایا تھا (۲)

غانا کے یوم آزادی پر ربوہ میں تقریب

نثار احمد صادق

پرنسپل جامعہ احمدیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو مشرقی افریقہ کے طالب علم علی صالح صاحب نے کی۔ بعد ازاں سب سے پہلے غانا (گولڈ کوسٹ) کے عبدالوہاب بن آدم نے حاضرین سے انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے اس امر پر خدا کا شکریہ ادا کیا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے وطن کو آزادی کی نعمت سے سرفراز فرمایا ہے اور اس طرح سے آزاد خود مختار قوموں کی صف میں جگہ حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا یہ امر گولڈ کوسٹ کے ہزاروں ہزار احمدی احباب کے لئے دنیوی لحاظ سے ہی خوشی کا موجب نہیں ہے۔ بلکہ دینی لحاظ سے بھی ازدیاد ایمان کا باعث ہوا ہے۔ کیونکہ آج سے سات سال قبل سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے افریقہ کی ترقی اور آزادی کے متعلق جو پیشگوئی فرمائی تھی اسے آج وہ اپنی آنکھوں سے پورا ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ کے جناب الحاج حسن العطا جب ۱۹۵۰ء میں ربوہ کی زیارت اور حضور ایدہ اللہ کی ملاقات سے شرفیاب ہونے کے لئے یہاں آئے تھے۔ تو حضور ایدہ اللہ نے ان سے فرمایا تھا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ خدائی تقدیر کے پورا ہونے کا وقت قریب آگیا ہے۔ اور افریقہ بیدار ہو کر بہت جلد شاہراہ ترقی پر گامزن ہونے والا ہے حضور کے ان ارشادات پر ابھی سات سال پورے بھی نہیں گزرے کہ افریقہ سے غیر قوموں کا تسلط ختم ہونے کے آثار ظاہر ہونے شروع ہوگئے اور سب سے پہلے وہی ملک آزادی سے ہمکنار ہوا جس کے ایک فرزند کو حضور ایدہ اللہ نے یہ خوشخبری سنائی تھی۔ دوران تقریر میں جناب عبدالوہاب بن آدم نے گولڈ کوسٹ کی تحریک آزادی کے مختلف مراحل پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی اور وہاں جماعت احمدیہ کے ذریعہ اشاعت اسلام کی عظیم الشان مہم اور اس کی نمایاں کامیابی کا بھی ذکر کیا۔ آخر میں انہوں نے اہل غانا کی دینی و دنیوی ترقیات کے لئے دعا کی پرزور تحریک کی۔

آپ کی تقریر کے بعد صاحب صدر کے علاوہ عدن کے محمود عبداللہ الشبوطی صاحب۔ انڈونیشیا کے محمد انور راڈن صاحب ٹانگانیکا کے علی صالح صاحب سمالی لینڈ کے عبداللہ ابوبکر صاحب، ٹرینیڈاڈ کے حنیف یعقوب صاحب، برٹش گی آنا کے عبدالعزیز جمن بخش صاحب سیرالیون کے محمود وکوئے صاحب چین کے ادریس ورنگ صاحب۔ جامعۃ المبشرین کے پرنسپل مولانا ابوالعطاء صاحب اور مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ نے مختصر سی تقاریر میں مملکت غانا کے قیام پر خوشی کا اظہار کیا اور اس کی ترقی وخوشحالی کیلئے دعا فرمائی۔

سلسلہ کتب اسلام کے متعلق حضرت مرزا عزیز احمد صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ کا ارشاد

"دینی تعلیم اور مذہبی تربیت ہر احمدی بچے کے لئے اتنی ہی ضروری ہے جیسے جسمانی پرورش کے لئے کھانا پینا مگر یہ تربیت بچوں کو اس وقت اچھی طرح نہیں دی جا سکتی جب تک ایسا آسان لٹریچر ان کے ہاتھوں میں نہ دیا جائے جسے وہ بغیر والدین کی اعانت اور بلا استاد کی مدد کے پڑھ سکیں۔ دینیات کا یہ سلسلہ خاص اس ضرورت کو مدنظر رکھ کر لکھا گیا ہے۔ جس میں ابتدائی دینیات اسلامی تاریخ اور احمدیت کے اہم مسائل کو بتدریج نہایت عمدگی اور خوبی کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور کتاب کے پانچوں حصوں میں دین کے ابتدائی ضروری مسائل۔ انبیائے سابقین حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم۔ خلفائے راشدین۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے دونوں خلیفوں کے مختصر سوانحی حالات بہت دلنشین پیرائے میں تحریر کئے گئے ہیں۔ ہر کتاب کے آخر میں قرآن مجید کی کچھ اخلاقی آیات اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کچھ اخلاقی احادیث کا آسان ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔ جو اصلاح اخلاق کا بہترین ذریعہ ہیں

ان کتابوں میں جگہ جگہ دینی نظمیں بھی شامل کی گئی ہیں۔ جن سے کتابوں کی دلچسپی میں اضافہ ہوگیا ہے بلاشبہ یہ سلسلہ کتب ہمارے احمدی بچوں اور ہمارے نوجوانوں کی دینی تربیت اخلاقی اصلاح اور بچوں نوجوانوں کی دینی واقفیت کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس سلسلہ دینی کتب کے لائق مصنف مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ اور پبلشر ملک فضل حسین صاحب دونوں تحسین وآفرین کے مستحق ہیں جنہوں نے وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کیا۔ اور ایسا عمدہ دینیات کا سلسلہ ہمارے بچوں کے ہاتھ میں دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہر دو صاحبان کو اس نیک کام کا بہتر سے بہتر بدلہ دے اور احمدی بچوں۔ جوانوں بلکہ عورتوں مردوں کو بھی اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کا موقع عطا فرمائے۔ اطفال الاحمدیہ اور خدام الاحمدیہ میں اس کو رائج کیا جائے اور تمام احمدی والدین اپنے ہر ایک بچے کو اس کا ایک ایک مکمل سٹ منگوا کر پڑھائیں۔ تبھی اس کا فائدہ عام اور مکمل ہوسکتا ہے۔

(مرزا عزیز احمد ناظر اعلیٰ)

(۲) اقوام متحدہ کی فوج کے کمانڈر میجر جنرل برنز نے غزہ کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ پرامن رہیں ہتھیار یا دوسرے آتشیں اسلحہ لے کر باہر نہ نکلیں اور امن بحال کرنے میں اقوام متحدہ کو مدد دیں۔